[illegible] ورسولہ والذین آمنوا [illegible]

[illegible]

الولی

مصنفہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باہتمام

دارالتحقیق کچھوا ضلع سارن (صوبہ بہار)

مطبع احسان کچھوا میں چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطاہرین اجمعین
علماء مذہب حق کثرہم اللہ تعالیٰ ابتدائے اسلام سے اپنے فرائض شرعیہ و ہدایت و تعلیم
و ترویج دین حق میں مشغول رہتے آئے ہیں اور کبھی اختلاف و افتراق و فتنہ و فساد کو پسند
نہیں کیا لیکن جب کبھی مذہب پر کسی نے اعتراض کیا تو احقاق حق کرنے کے لئے اس کی
[illegible] بھی ضروری تھی۔ ہاں اپنی طرف سے چھیڑ کر کسی مذہب پر اعتراض کبھی [illegible]
مناظرہ [illegible] جلیل القدر مصنفات اس امر کی شاہد ہیں۔ یہاں صرف ہندوستان کی
بطور اختصار [illegible] کی جاتی ہے۔ اس ملک میں سلاطین [illegible] کے دور سے کئی صوبوں میں سلطنت
نور ایمان پھیلا ہوا تھا اسی طرح بابری سلطنت سے پیشتر شروع ہوئی [illegible] جبال ایران کے
مشہور مقدس [illegible]۔ شاہ طاہر دکنی علیہ الرحمہ ہندوستان تشریف لائے تھے اور [illegible]
سے مذہب حق کی [illegible] جس کی تفصیل یہ ہے کہ برہان نظام شاہ والی ریاست احمد نگر
دکن کہ ٩١٤ھ سے ٩٦١ھ تک بادشاہت کی بہت پیارا شاہزادہ عبد القادر
سخت مرض میں گرفتار رہا۔ بادشاہ نے تمام حکیموں کے علاج کرائے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ پھر
بت خانوں پر صدقات بھجوائے۔ ہندو مسلمان سب نے دعا کی لیکن اب بھی کوئی نتیجہ نہیں ہوا۔
اسوقت جناب شاہ طاہر علیہ الرحمہ جو ایران سے آئے تھے اور بادشاہ کی خدمت میں ملازمت
قلیل بسر کرتے تھے۔ بادشاہ سے عرض کی کہ حضور شاہزادے [illegible] کی شفا کے [illegible]

[illegible] ہے۔ اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔ بادشاہ نے اقرار کیا تو جناب
مولانا شاہ طاہر علیہ الرحمہ نے عرض کی کہ بادشاہ سلامت عہد کریں کہ اگر شاہزادہ
صاحب کو آپ کی [illegible] صحت ہو جائے تو حضرات ائمہ معصومین کی [illegible]
سادات کی خدمت میں پیش کریں گے۔ برہان نظام شاہ نے کہا ائمہ معصومین کون [illegible] بارہ امام
کون ہیں۔ جناب شاہ طاہر نے بارہ اماموں کے نام مع ولدیت حضرت علی سے امام مہدی
علیہ السلام تک بتائے۔ برہان نظام شاہ نے کہا کہ جب میں بت خانوں میں نذریں بھیج چکا ہوں
تو کیا حضرت علی مرتضیٰ اور بی بی فاطمہ کے فرزندوں کے نام پر نذر [illegible]
[illegible] آج شب [illegible] ہے۔ بادشاہ سلامت نذر کریں کہ اگر جناب باری حضرت
[illegible] علیہم السلام کی [illegible] برکت سے آج شب [illegible]
[illegible] شفا عطا فرمائے [illegible] خطبہ پڑھواؤں [illegible] ان کے مذہب کی ترویج میں کوشش
کروں گا۔ برہان نظام شاہ کو اب اپنے بیٹے کی صحت کی بالکل امید باقی نہیں تھی اور
[illegible] نہایت خوش ہوا اور
[illegible] کے ہاتھ میں [illegible] بجا لایا۔ اس کے بعد
[illegible] دن کسی طرح گزرا۔
رات کے وقت بادشاہ کو ایسا کرب تھا کہ شاہزادے کے پلنگ کی پٹی سے لگا بیٹھا
[illegible] شاہزادے کو [illegible] کوشش کی جاتی تھی مگر وہ [illegible] سے ہاتھ پاؤں
[illegible] بادشاہ نے شاہزادے کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک بزرگ نورانی صورت
کے سامنے [illegible] برہان نظام شاہ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]

ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم بھی ہیں اور یہ بزرگوار ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دو ازدہ امام علیہم السلام
ولی ہی درمیان میں حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا کہ اے برہان الحق سبحانہ وتعالیٰ نے مجھ کو
اور ائمہ کے فرزندوں کی برکت سے شاہزادہ سے عبداللہ کو تندرستی بخشی۔ تجھے لازم ہے کہ
میرے (فرزند طاہر) کے کہنے سے بجا و نذر کرے۔ بادشاہ برہان نظام شاہ اس خواب سے خوش
حال بیدار ہوا۔ دیکھا کہ شاہزادہ عبدالقادر [illegible] بڑا ہو جب اور [illegible] وارد ہو [illegible] سے
جو برابر ہوگئی اور اس تحقیق معلوم ہوا کہ کسی نے اس مکان کو [illegible] بلکہ اس وقت تخمیناً جو
حرکت کر شاہزادہ سے ہویدا ہے بادشاہ نے ہاتھ (لگا کر) دیکھا تو معلوم ہوا کہ عبدالقادر تھا
خواب راحت میں ہوتا ہے اور بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ اسکے بعد برہان نظام شاہ نے اپنے
[illegible] مذہب شیعہ اختیار کیا اور خطبہ میں نام دوازدہ امام علیہم السلام کا جاری کو یا
صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ مورخین دکن کا اتفاق ہے کہ نظام شاہ نے
مسلمان ہونے کے بعد [illegible] مرتبہ حضرت رسالت پناہ کو خواب میں دیکھا اور مرتبہ حضرت
امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب حضرت کے ہمراہ تھے حضرت خاتم الانبیاء نے
بعد تعریف ذریت طاہرہ کے فرمایا کہ تجھے لازم ہے کہ آپ سے اہلبیت کی نسبت طریقہ علاوہ
جاری رکھے اور انکی پیروی کرے۔ سادات کو گرامی رکھے۔ اسی سبب سے نظام شاہ نے
اہلبیت کی محبت اپنے صفحہ دل پر نقش کی اور سادات کی اولاد کو گرامی رکھا شیعوں میں
[illegible] مقرب درگاہ کر کے مناسب عہدوں پر مقرر کیا۔ صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں کہ یہ
میں ہوں کہ اگر مذہب امامیہ حق ہے تو دوسرے مذہبوں کا اتہام کیا ہوگا اور اگر دوسرا مذہب
حق ہے تو مذہب امامیہ کے رواج میں یہ [illegible] کیا ہے رکھتی ہے اللھم ارنا
ودین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ انتہی ملخصاً از تاریخ اسلام مجلد دوم

جلد اول ص ۲۲۴

یہ واقعہ تاریخ اسلام سے نقل کیا گیا ہے۔ پوری تفصیل تاریخ فرشتہ میں ہے جو ہندوستان
کی سب سے زیادہ مفصل اور معتبر تاریخ ہے۔ اس کے مصنف فرشتہ حضرات اہلسنت کا ایک

[illegible] شخص [illegible] بہت علیل تھا۔ مگر چونکہ اصل تاریخ فرشتہ فارسی زبان میں ہے اور اس کی
عبارت [illegible] ہے۔ اس وجہ سے اس کا نقل کرنا ضروری نہیں معلوم ہوا۔ یہ واقعہ اس قدر
مشہور اور یقینی ہے کہ کسی شخص کو اس کے متعلق خرافات شبہ نہیں ہو سکتا۔ اس خواب کے بعد
[illegible] شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی ہوئے۔ انھوں نے اپنی کتاب میں اس واقعہ کو
تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کیفیت خواب برہان شاہ و دعوت طاہر قمی بمذہب شیعہ
یعنی برہان شاہ کے خواب اور طاہر قمی کے مذہب شیعہ کی طرف دعوت دینے کی کیفیت
(تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ دہلی صفحہ ۲۲۴) پھر اسی کتاب میں [illegible] سوال حکایت طاہر قمی
با برہان شاہ کہ دعوت بمذہب شیعہ [illegible] و شفائے پسر او را [illegible] باختیار [illegible]
شد حضرت [illegible] برہان شاہ [illegible] جناب رسالت مآب [illegible] موعود آن جناب کہ
فرزند تو شفا یافت [illegible] از تاریخ فرشتہ منقول [illegible] یعنی طاہر قمی
کی حکایت برہان شاہ کے ساتھ جو انھوں نے اس بادشاہ کو مذہب امامیہ کی دعوت دی تھی
اور اسکے بیٹے کی شفا کو اس پر معلق کیا تھا کہ مذہب ائمہ اثنا عشر کو قبول کرلے بعد برہان
شاہ نے جناب رسالت مآب کو خواب میں دیکھا اور آنحضرت نے برہان شاہ سے فرمایا کہ تیرا
فرزند اچھا ہو گیا [illegible] کے لئے [illegible] جیسا کہ حضرت نے تاریخ فرشتہ سے نقل فرمایا ہے اثنا
عشری [illegible] اسکے [illegible] مذہب اہلسنت کے باطل کرنے کے لئے شاہ صاحب
[illegible] سوال اول [illegible] اسکی تشریح میں لکھا ہے "جواب اول اینکہ برہان
[illegible] و احتمال [illegible] خبر آوردہ جواب آنکہ تحریرات چند واقع شدہ کہ
[illegible] منقول [illegible] یعنی یہ سوال اور اعتراض [illegible]
[illegible] اور اسکے [illegible] مگر اس وقت [illegible]
[illegible] انکی نقل موجود ہے [illegible] جناب شاہ عبدالعزیز صاحب نے بھی اس واقعہ
سے انکار نہیں کیا بلکہ اسی کو تسلیم کر کے اپنی کتاب میں درج فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ
جناب شاہ طاہر [illegible] مذہب کی حقیقت کا جلوہ اس بادشاہ کو [illegible]

پر اعتراض نہیں کیا گیا کسی کی رد میں کوئی تصنیف شائع نہیں کی۔ کسی مذہب پر طعن اور افترا پردازی
کو پسند نہیں فرمایا۔ ہاں جب کبھی علمائے شیعہ کو مجبور کیا تو وہ اس سے علاحدہ بھی نہیں رہے چنانچہ
جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے شیعوں کی ترقی دیکھکر فروی کتاب تحفہ اثنا عشریہ
لکھی جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں (صرف ترجمہ لکھا جاتا ہے) غرض تحریر اس رسالہ اور اوضح
اس مقالہ سے یہ کہ ہمارے زمانہ میں ... شیعہ ... ہو گیا اور
پھیل گیا ہے کہ بہت کم گھر ہونگے جنمیں دو ایک آدمی شیعہ مذہب ہو گئے ہوں اور
کی طرف راغب ہوں ... اردو ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ ... سے ...
کہ شاہ صاحب نے شیعوں کی کسی کتاب کے جواب میں یہ کتاب نہیں لکھی بلکہ شیعوں کی ترقی
دیکھکر خود ہی بطور حملہ اس کتاب کو لکھا۔ الحمدللہ کہ اس کتاب کے بکثرت جواب لکھے گئے
اور ہزاروں اوراق کے علمی و دینی تحقیقات انکی وجہ سے جمع ہو گئے۔ اسی طرح جناب
مولوی حیدر علی صاحب فیض آبادی نے کتاب منتہی الکلام لکھی تو اسکے جواب میں کتاب
مستطاب استقصاء الافحام لکھی گئی۔ جناب قاضی احتشام الدین صاحب مرادآبادی
نے نصیحۃ الشیعہ لکھی تو اسکے جواب میں انتصار الشیعہ اور ... لکھی گئی جناب نواب
محسن الملک مولوی مہدی علی خان صاحب نے آیات بینات لکھی تو اس کا جواب بھی آیات
واثبات محکمات میں دیدیا گیا۔ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر نے ناول ... لکھا تو
اسکے جواب میں جواب ... شایع کیا گیا۔ مولوی عبدالشکور صاحب ... نے ...
... اس کے جواب میں ... رسالہ النجم ... کیا گیا۔ اسی سلسلہ میں جناب مولوی
... ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر بھی ... جناب ... کا
... بہار میں تشریف لائے اور پٹنہ کے مشہور مدرسہ سلیمانیہ میں ... جناب عالم
جلیل و محقق نبیل مولانا حکیم سید فرمان علی صاحب مرحوم مدرس اول سے زبانی مناظرہ کیا۔ پھر
دونوں صاحبوں میں تحریری مناظرہ ہونے لگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث
میں اعتراض کرتے اور جناب مولانا مرحوم رسالہ اصلاح کھجوا میں اسکا جواب دیتے تھے۔

جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۸ ہجری سے ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری تک یہ سلسلہ
جاری رہا۔ بعد کو مولانا مرحوم نے خود ارادہ کیا تھا کہ ان تحریروں کو کتابی صورت
میں شایع کر دیں تاکہ سب ایک جگہ ہو جائیں چنانچہ اپنے مترجم قرآن مجید میں اپنے
اس رسالہ کا حوالہ بھی بعض جگہ دیا ہے۔ مگر افسوس موت نے مہلت نہ دی اور
آپ نے جلدی انتقال کیا جس سے شیعی دنیا کو نقصان عظیم اٹھانا پڑا۔
چونکہ یہ مضامین علمی اور دینی تحقیقات میں یکتا ہیں آپ نظیر بلکہ قیمتی ذخیرہ ہیں اس وجہ
سے ادارہ تحقیق نے ان سب کو شایع کرنا اور اس کا نام مثل سابق الوفی رکھکر
مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

مختصر حالات مصنف مرحوم

جناب مولانا حکیم سید فرمان علی صاحب مرحوم موضع ...
ضلع ... علاقہ بہار کے باشندے تھے ابتدائی
تعلیم اپنے اطراف میں پاکر لکھنؤ تشریف لے گئے۔ وہاں کئی سال تک ...
اور خاص ... سے مشغول تحصیل علم رہے۔ آپ کو علم کا اشتیاق کا اس قدر
شوق اور تحصیل علم دین کرنے والوں کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ اپنے زمانہ طالب علمی
میں ... لکھنؤ بھی چھوٹے لڑکوں کی خدمات انکی ماؤں کی طرح انجام دیتے اور
پھر کمال توجہ سے پڑھایا کرتے۔ جناب حجۃ الاسلام مولانا السید نجم الحسن
صاحب قبلہ و جناب حجۃ الاسلام مولانا السید ... حسین صاحب قبلہ ...
جناب حجۃ الاسلام مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ سے بہت
دنوں تک تکمیل علوم و معارف کرکے اور مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ کی آخری سند
ممتاز الافاضل سے مشرف ہو کر اپنے وطن تشریف لائے جس کے قریب مظفرپور
میں مطب شروع کیا۔ یہاں بھی آپکا سلسلہ تعلیم و تدریس جاری رہا بہت سے
اہلسنت علماء بھی آپ سے علوم دینیہ اور علم طب حاصل کرتے رہے اور جب
پڑھانے کے ... پر ... بیٹھ گیا۔ پھر پٹنہ کا مشہور مدرسہ سلیمانیہ قائم ہوا

آپ اسکے مدرس اعلیٰ مقرر کیے گئے جس کو آپ نے اپنی خداداد قابلیت سے نہ صرف
معمولی مدرسہ سے کالج کے درجہ تک پہنچا دیا ۔ تمام اطراف کے طلبہ
اس طرف کھنچنے لگے ۔ غرض مدرسہ کو آپ کے زمانہ میں بہت ترقی ہوئی ۔ اسی
زمانہ میں آپ ہی کی کوششوں سے آل انڈیا [illegible] کانفرنس کا اجلاس بھی پٹنہ میں ہوا
تعلیم دینیات میں آپ نے مفید رسالوں کا سلسلہ بھی شروع کیا ۔ چنانچہ دینیات کی
پہلی ، دوسری ، تیسری اور عربی کی الصرف ، النحو ۔ اب تک چھپ رہی ہیں ۔ قرآن مجید
کا نہایت سلیس اردو ترجمہ بھی لکھا جو کئی مرتبہ چھپ چکا ۔ [illegible] مناظرہ بھی کئی
دفعہ کیا ان میں ایک جو جناب شیخ [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible]
امرتسر [illegible] میں ہوا ۔ دوسرا [illegible] کے لئے آپ [illegible] پنجاب میں طلب کیے گئے
زیادہ مشہور اور بڑے عظیم الشان ہوئے ۔ اور دونوں میں آپ کو اچھی [illegible] کی
کامیابی حاصل ہوئی ۔ آپ سے قوم کی بکثرت دینی [illegible] امیدیں
وابستہ تھیں مگر افسوس ! [illegible] آپ نے [illegible]
کو انتقال کیا [illegible] زیر زمین دفن ہوگئیں [illegible]
[illegible] قرآن مجید حفظ کر لیا تھا جس طرح آپ نے [illegible] میں محنت
[illegible] تھے [illegible] تعلیم ، تصنیف و تالیف اور
اشاعت دین میں صرف کرتے تھے ۔ طلبہ کو [illegible] حاصل [illegible]
[illegible] بے تکلف خوشحال [illegible]
بھی ان کا [illegible] ۔ ایسے باعمل علماء سے زمانہ خالی ہوتا جاتا ہے ۔ آپ کی وفات
بتاریخ ۱۲۹۳ ہجری میں ہوئی تھی ۔ آپ کے انتقال کی تاریخ [illegible] لکھنوی کے اس شعر سے
نکلتی ہے [illegible]
[illegible] ۱۳۱۲ھ [illegible] سال وفات نکلتا ہے ۔ جناب [illegible]
[illegible]

مولوی ثناء اللہ صاحب کی راستبازی

جو تہارا ہے طریق تم سے کوئی مجھ سے ... کے
تمہیں عشق سے گر ... اعتبار ہوتا

سفر کی [illegible] پنجاب [illegible] ہوتے وقت [illegible] گھر اور باغ [illegible]
[illegible] جانے کی غرض سے گیا
[illegible] ہوں اور [illegible] میں پہونچا ہوں اور [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] تشریف لائے ہیں اور ان کے علاوہ
[illegible] ہیں اور اپنے معزز دوست
[illegible] تشریف [illegible] ہیں اور [illegible] صاحب
[illegible] صاحب اور [illegible] آدمیوں کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] بیان کرنے
[illegible] چاہتا ہوں اور [illegible]
[illegible] کی تلاوت کرتا جاؤں گا ۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آج تیرہ جون [illegible] ربیع الاول روز شنبہ کو اہلسنت کا [illegible] جس میں میرزا [illegible] کی [illegible]
بلکہ حالات لکھے ہیں تو اس وقت [illegible] ہیں۔ مجھے صرف [illegible] مولوی صاحب کی
راستگوئی دکھانا ہے اور یہ بھی دکھلا دینا ہے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ کی چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔
میں ان حضرات اہل تشیع سے بھی [illegible] کا مطلب [illegible] فرمایا ہے
ہیں کہ اصلاح [illegible] خواہ مخواہ کی چھیڑ [illegible] جس سے جھگڑا [illegible] پیدا ہوتی ہے حالانکہ ان کو
خبر نہیں کہ شیعہ کبھی اپنی طرف سے ابتدا نہیں کرتے [illegible] ان حضرات اہلسنت کے
اعتراضات اور [illegible] کا [illegible] اپنے [illegible] شیعوں کی طرف سے کبھی جھگڑے کی
ابتدا ہوتی ہے نہ ہوگی مگر بات تو یہ ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] کی ضرورت پڑتی ہے۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو شوق ہے تو ہم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مولوی صاحب وقت [illegible]
[illegible] مولوی [illegible]
[illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] اپنے [illegible]
اور [illegible] مولوی صاحب [illegible] تشریف [illegible]
اگر مولوی [illegible]
[illegible]
[illegible] اگر مولوی صاحب کو یاد [illegible]
[illegible]

پہلے میں مولوی صاحب کے جملوں کو نقل کر کے ان کی راستبازی اور صدق بیانی کی
[illegible]
[illegible] مولوی صاحب [illegible] تشریف لانے کا اعتراف کیا
[illegible]
[illegible] مولوی صاحب [illegible]
[illegible] اور مجھ سے ایک
[illegible] سوالات کرتے ہوئے [illegible]
[illegible]
[illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] اپنے خیال میں ایک
[illegible] کر لے گئے مگر افسوس یہ
[illegible] صدق بیانی [illegible] فرمائیں۔
[illegible]
[illegible] مولوی [illegible] اپنی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] معلوم
[illegible]
[illegible] مولوی [illegible]
[illegible] ایک آیت [illegible]
[illegible] اس وقت [illegible]
اور مولوی سید [illegible] صاحب [illegible] صاحب وہاں موجود تھے۔
[illegible]

وغیرہ کیسی ۔ صاحب سلامت تو لینے نہ ہوا بھی ۔ اور کچھ بھی نہیں ۔

شیعہ سنی میں مشترک آیت اور متفق علیہ کتاب قرآن مجید ہے ۔ ان جناب نے جو کہا آپ نے ۔ یہ باتیں اپنی تقریر میں شیعہ سنی کی مشترک آیت قرآن مجید کو قرار دیا تھا اور اب بھی آپ اسی پر واقف ہوئے ہیں شیعہ سنی کے مصداق [illegible] کو قرآن مجید الحمد وغیرہ کسی کی آیت مشترک نہیں ہے کیونکہ آپکی [illegible] متفق ہے جو ایک ساتھی مولوی صاحبان آپکی منطقیت پر کمال حیرانی اور سو ظاہر کرتا تھا ۔ اور آپکو اہلحدیث جو کہتا معقولی مانتا تھا ۔ اب ہم کو آپکی منطقیت پر [illegible] کرکے [illegible] آپکی چالاکی [illegible] ہے کہ اس وقت شیعہ سنی کی مشترک آیت فرمایا تھا ۔ اب شیعہ سنی میں مشترک آیت فرماتے ہیں مگر یہ چالاکی بھی کام نہ آئیگی ۔

برو این دام بر مرغ دگر نہ ۔ کہ عنقا را بلند است آشیانہ

جب آپ کیا معقولی ایسے ہیں تو معلوم نہیں دوسرے کیسے ہونگے ۔

تیا من کن [illegible] گلستان من بہار مرا

آپ نے یہ عذر کیا تھا اور مولوی سبط حسین صاحب نے اس پر [illegible] بھی کیا تھا اور میں نے اسکو [illegible] کرکے اس عذر کو [illegible] کیا تھا اور مولوی صاحب کو لاجواب رکھا تھا ۔

اب تو سب سے کہ شیعہ سنی کے مسائل اختلافیہ کی کتاب قرآن مجید اسے [illegible] سبحان اللہ آپ بھی کس قدر سچ بولتے ہیں حضرت [illegible] آپ [illegible] کے واسطے [illegible] جواب سنئے آپ نے یہ فرمایا تھا کہ شیعہ سنی میں اختلاف صرف مسئلہ خلافت میں ہے [illegible] قرآن ہی فیصل ہو [illegible] چاہئے جسپر [illegible] عرض بھی کیا تھا کہ ما بالاختلاف صرف خلافت نہیں ہے بلکہ توحید سے لیکر قیامت تک [illegible] مسائل میں اختلاف ہے مگر آپ تو اخفائے حق پر تلے ہوئے ہیں آخر [illegible] کیا [illegible] گا ۔ الصادۃ [illegible] الطبیعۃ الثانیۃ ۔

[illegible] صاحب نے جواب میں قرآن مجید کو مدار کار [illegible] اور آیہ [illegible] [illegible] ۔ اسمیں بھی آپ کو [illegible] جھوٹ بولنا ہی گئے [illegible] مدار کار نہیں [illegible] [illegible] [illegible] کہ میں نے آپکے قول کو تسلیم کر لیا تھا اور کوئی نقض [illegible] نہیں کیا تھا ۔ آپ ہی کے قول کی بنا پر اثبات خلافت میں یہ آیت پیش کی تھی ۔

اور آپ کی فرمائش سے جو استدلال اور شان نزول بھی بیان کر دیا تھا ۔

[illegible] اسمیں ذکر ہے کہ جو لوگ کہ رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں وہ تمہارے ولی [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] وجہ استدلال اور شان نزول بیان کیا تھا اور جس [illegible] کیا تھا وہ سب آپ نے [illegible] صرف ایک جملہ [illegible] سے [illegible] کر دیا ۔

شیعہ سنی دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب علی مرتضیٰ نے [illegible] دی تھی یہ [illegible] [illegible] تو اس روایت کو موضوع (جھوٹی) بتلا [illegible] آپ بھی [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ۔ آپ نے تو صرف [illegible] [illegible] [illegible] اس روایت کو موضوع بتلاتے ہیں اور آج آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ اپنے قول میں بھی سچے ہیں ۔ اگر آپ [illegible] تشریف لے لیتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ اب فرماتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ [illegible] کا نام [illegible] بھی اپنی زبان پر جاری نہ کیا تھا ۔

[illegible] اگر [illegible] تو [illegible] آیت پڑھوں گا ۔

علاوہ اس کے آیت [illegible] ہے جو وقت نزول سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قول شیعہ یہ ہے جو وقت نزول آیت حضرت علی خلیفہ [illegible] [illegible] حضرت [illegible] زندہ تھے اور خلافت کے مفہوم میں بعدیت [illegible] [illegible] [illegible] آپ نے بیشک فرمایا تھا اور شاید آپ عمر بھر میں ایک سچ بولے ۔

ہیں۔ مگر آپنے یہ ہرگز نہیں فرمایا تھا کہ وقت نزول آیت کے حضرت علی خلیفہ تھے۔ آپنے کیا کہا تھا اور یہ میں بعد کو عرض کرتا ہوں۔

اس تقریر کو ذرا منطقی طریقہ سے ادا کیا۔ کیونکہ [illegible] منطقی مولوی [illegible] ایسی کر چکے اور وہ بھی [illegible] پھر آپ کے منطقی [illegible] ہو سکتا ہے۔ جب کہ تو آپنے مولوی سبحان کے روبرو کیا منطقی قرار دیا [illegible] قرار دیا تھا۔

تو مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہاں اور ہم بھی [illegible] الاتباع تھے۔ بیشک میں نے یہ جملہ ضرور کہا تھا مگر اسکے ساتھ [illegible] تھا یا نہیں اور اسکو آپنے [illegible] سے قلم انداز کر دیا۔ آپ تو صرف لا تقربوا الصلوٰۃ پر عمل کرتے ہو گئے اور وانتم سکاریٰ کو غائب۔

میں نے کہا کیا بحیثیت خلافت کے واجب الاتباع تھے اور کیا خلیفہ [illegible] قبل انفصال یا بعد از عزل بھی واجب الاتباع ہوتا ہے۔ مولوی صاحب آپنے [illegible] میں اشارہ [illegible] کیا ہے۔ بحیثیت کی قید تو مولوی سبط حسن صاحب کی [illegible] ہوئی آپ کو سوجھی تھی۔ تقریر کے وقت تو ہرگز یہ لفظ آپکی زبان پہ نہ تھے [illegible] کہنے میں کچھ شک ہوتی [illegible] آیت [illegible] نہیں [illegible]
مولوی صاحب نے کہا ہاں [illegible] سبحان [illegible] کہا تھا افسوس [illegible] آپ [illegible] آپ اپنی عادت سے باز نہ آئیں گے۔ [illegible] رحمت خدا کی۔

مگر [illegible] وہ [illegible] مولوی صاحب سبط حسن نے [illegible] اشارہ [illegible] کا [illegible] کیا کہ [illegible] اپنے [illegible] مولوی صاحب نے [illegible] اور [illegible] ہم لوگوں کی [illegible]

نقل کرتے ہیں کہ مان لیجئے [illegible] حافظ بنا شد آپ ہی کے واسطے موضوع ہوا ہے۔

مگر آپ [illegible] مولوی [illegible] مان لیجئے کہ بعد از عزل خلیفہ بحیثیت خلافت واجب الاتباع نہیں رہتا مگر بحیثیت ولایت رہ سکتا ہے۔ اس میں بھی آپ اپنی [illegible] باز نہ آئے۔ مولوی سبط حسن صاحب نے یا البتہ ضرور کہا تھا اور [illegible] الخلیفۃ [illegible] من [illegible] آپ نے اس [illegible] جواب منطقی [illegible] الی [illegible] زیادہ [illegible] کے بعد مطلب بالکل صاف ہے معلوم ہوا کہ ولایت و خلافت دو [illegible] مفہوم ہیں۔ [illegible] آپنے یہ کہا تھا تو مجھے حیرت ہے کہ آپ [illegible] ایسے [illegible] النادر کالمعدوم

مولوی سبط حسن صاحب نے تسلیم کیا کہ ہاں ولایت عام ہے۔ یہاں بھی آپ [illegible] لا تقربوا الصلوٰۃ [illegible] وانتم سکاریٰ کو چھوڑا۔ مولوی سبط حسن صاحب نے یہ بھی کہا تھا۔ [illegible] دونوں ایک ہیں۔ [illegible] آپنے [illegible] اس وقت تو [illegible] کچھ بھی نہیں کہا تھا اور اس کے جواب [illegible] عرض کروں گا۔

اس پر مولوی صاحب کچھ [illegible] تو ہم نے سلام عرض کر کے رخصت حاصل کی۔ [illegible] جیسے کھسیانے ہو کے اٹھے تھے۔ آپ [illegible]

[illegible] ذلیل [illegible] چراغ وار [illegible]

[illegible] خلافی [illegible] سے ملاقات و بازدید کو [illegible] تشریف لائے۔ [illegible] مقصود تھا کہ [illegible] مگر افسوس آپ جلسے میں تھے اور مجھے آپکی [illegible] سے خبر نہ تھی۔

مجھے کیسے لیے ہم اور کیے مشکور یعنی اما اما آپ مشکور کا لفظ کس موقع سے استعمال
کیا ہے یہ بھی آپ کی عربیت کی دلیل ہے۔
اپنا نظر ہی مستیں کہ مجھ سے اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے کیا باتیں ہوئیں اسی اثنا
اسٹیشن پہنچے کہ جب یہ حضرات آئے میں تو میں موجود نہ تھا جب میں آیا تو یوں سلسلہ
کلام شروع ہوا۔

نواب ابو صاحب (مجھے دیکھکر) لیجئے وہ شاہ گئے سب حضرات نے میری
(عزت) کی تعظیم کو اٹھے میں بھی سلام کر کے بیٹھ گیا۔

مولوی عبد الہادی صاحب (مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی جانب [illegible]
واسطے لانے کے لیے میری طرف مخاطب ہو کر) آپ مجھے تو پہچانتے ہونگے

میں۔ ابھی تک تو نہیں پہچانا۔

مولوی عبد الہادی صاحب۔ آپ سے مجھ سے [illegible] ملاقات ہوئی تھی۔

میں۔ ہاں ہاں یاد آیا۔ بیشک [illegible]
باتیں [illegible] کے متعلق ہوئی تھیں [illegible]

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ میں اس وقت [illegible]
میں نے آپکی تعریف بہت سنی ہے اور آپکے علم و فضل کا بہت شہرہ ہے۔

میں۔ یہ تو کسی [illegible] نہیں ایک طالب علم ہوں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ خیر اس وقت [illegible] آیا ہوں کہ آپ [illegible]

میں۔ بسم اللہ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ [illegible] تحریف قرآن ہے۔

مولوی سبط حسن صاحب۔ ایک ایک آیت مشترکہ [illegible]

میں۔ خیر جانے دیجئے یہ کوئی بات نہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ جناب یہ [illegible] کے خلاف ہو آپ ایک [illegible]

گفتگو کریں۔ میں آپ سے مخاطب ہوں آپ ہی جواب دیں۔

میں۔ اچھا جناب آپ فرمائیے میں ہی جواب دونگا۔ آپ تو بولیں گے

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ میں ثابت کروں گا کہ ماہیت مشترکہ [illegible]

میں۔ کوئی مضائقہ نہیں۔

میں۔ خیر آپ ثابت کیجئے گا۔ یہ کوئی تو غرض کی بات نہیں ہے۔ آپ کو جو
[illegible] ہے فرمائیے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ تمام فرق اسلام قرآن کو اپنا مستمسک
قرار دیتے ہیں اور اس میں تمام احکام موجود ہیں

میں۔ بیشک مستمسک قرار دیتے ہیں اور تمام احکام بھی ہونگے مگر سب صراحتاً
نہیں ہیں۔ بلکہ بعض سے اجمالاً اور بعض سے کنایۃً۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ اور شیعہ سنی میں مابہ الاختلاف صرف مسئلہ
امامت ہے۔

میں۔ صرف مسئلہ خلافت ہی مابہ الاختلاف نہیں ہے بلکہ من التوحید الی [illegible]
بہت سے مسائل میں اختلاف ہے۔

مولوی سبط حسن صاحب (مجھ سے) خیر اس وقت مان لیجیے کہ یہی
اختلاف ہے۔

میں۔ اچھا جناب بہتر آگے فرمائیے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی آیت ثبوت خلافت
بلا فصل میں پیش کیجئے

میں۔ اہل تشیع ثبوت خلافت بلا فصل علی بن ابی طالب میں بہت سی آیتیں پیش
کرتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون اس آیۃ کا

ترجمہ تو آپ جانتے ہی ہیں۔ شانِ نزول میں بھی غالباً آپ کو اختلاف نہ [illegible]
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ آپ بیان فرمائے۔
میں۔ ترجمہ تو یہ ہے: تمہارا حاکم اور سرپرست صرف خدا اور اسکا رسول
اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور نماز کو برپا کرتے ہیں اور حالت
رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
شانِ نزول میں اسکے قریب قریب کل مفسرین کا اتفاق ہے کہ علی ابن ابیطالب
کی شان میں نازل ہوا ہے۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ یہ غلط ہے۔ ہم اہلحدیث کے بڑے بزرگ
علامہ ابن تیمیہ کا قول ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے کہ یہ آیت علی بن ابیطالب
کی شان میں نازل ہوئی۔ جناب وجہ استدلال بیان کیجئے۔
میں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ خدا اور معظم نے اس آیت میں حکومت کو اپنی ذات
اور اپنے رسول اور ان ایمان والوں میں جو حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے
منحصر فرمایا ہے اور ان ایمان والوں سے مراد بقول مفسرین علی ابن ابیطالب
ہیں۔ پس حاکم ہم لوگوں کے صرف یہ تین قرار پائے۔ اول خدا۔ دوسرے
رسول۔ تیسرے علی بن ابیطالب۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے۔
میں۔ ہاں ہے۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ اور جملہ اسمیہ ثبوت و دوام پر دلالت کرتا ہے۔
میں۔ اچھا پھر [illegible] حالانکہ دنیا سے [illegible] بھی مسلم نہیں۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ تو ثابت ہوا کہ علی ابن ابیطالب وقت نزول
سے ابد الآباد واجب الاتباع تھے۔
میں۔ ہاں۔ یقیناً۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ اس سے بھی قبل سے واجب الاتباع

تھے پھر اس پر خرابی کیا لازم آتی ہے۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ پھر اس سے خلافت ثابت نہیں ہوتی جس کا
آپ نے دعویٰ کیا تھا کیونکہ اس کے معنی ہیں محبت یا نصرت۔
میں۔ تو خلافت ہی ثابت [illegible] ہاں یہ بات ہے کہ میری اور آپکی اصطلاح میں فرق
ہے۔ تو بہتر ہے کہ پہلے خلافت کے معنی طے ہو جائیں۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ تو پہلے بیان کیجئے۔
میں۔ آپ کے ہاں خلافت کے معنی یہ ہیں کہ رسول کے بعد چند اشخاص کا اجماع کر کے
کسی کو خلیفہ رسول بنا لینا اور ہمارے خیال میں یہ صحیح نہیں بلکہ خلافت کے معنی یہ ہیں کہ وہ
[illegible] کے [illegible] اصلاح کے واسطے منجانب اللہ و رسول
[illegible] ہے۔
[illegible] اگرچہ رسول کے بعد ہوتا ہے مگر اسکے قبل ہی خلیفہ
[illegible] ہے [illegible] کی وجہ سے اسکو اپنے احکام جاری کرنے کی
[illegible] نہیں ہوتی [illegible] کسی بادشاہ کے ولیعہد کی ہوتی ہے۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ تو ہم یہاں ایک جملہ شرطیہ بناتے ہیں [illegible]
الخلیفۃ [illegible] صحیح ہے یا نہیں [illegible] ثناء اللہ [illegible]
[illegible] ہے۔
میں۔ صحیح نہیں ہے۔ اسکا مقدم و تالی دونوں غلط ہے۔
مولوی ثناء اللہ صاحب۔ کیا شرطیہ کی صحت میں مقدم و تالی کے صحت کی ضرورت
ہے؟ پھر قضیہ [illegible] کلما [illegible] بھی غلط ہوگا۔
میں۔ نہیں۔ مقدم و تالی کے صحت کی ضرورت نہیں بلکہ [illegible] المقدم والتالی ایک علاقہ
[illegible] اور بغیر اسکے شرطیہ صحیح نہیں ہو سکتا اور
یہاں نہ مقدم و تالی صحیح ہے نہ دونوں میں علاقہ صحیح ہے۔

جگہ لفظ انما کو استعمال فرمایا ہے۔ اور امام صاحب نے ماشاء اللہ
پورے قرآن کی تفسیر بھی لکھی ہے مگر امام صاحب کو بہت تردد و
تلاش سے بخیال خود اپنے دعوے کی دلیل میں صرف دو آیتیں
ملی ہیں اور وہ بھی ایسی کہ جس پر لڑکے بھی ہنس پڑیں۔

اب ناظرین امام صاحب کی دونوں دلیلوں کو ملاحظہ فرما دیں اور
ایجاد بندہ کی تحقیق کی داد دیں۔ پہلی دلیل کا خلاصہ تو یہ ہے کہ خدا
نے زندگانی دنیا کی مثل پانی سے انما کے ساتھ بیان کی ہے
مگر انما کے معنی حصر کے نہیں ہیں۔ کیونکہ زندگانی دنیا کی اسکے علاوہ
اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

لیکن مزا تو یہ ہے کہ امام صاحب کے خیال میں اس کی مثالیں
بہتیری ہیں مگر افسوس معاذ اللہ ایسا کند ذہن تھا کہ پانی کے سوا
اس کو زندگانی دنیا کی کوئی دوسری مثال سوجھی ہی نہیں۔ کیونکہ
زندگانی دنیا کی مثال خدا نے قرآن میں تین جگہ بیان کی ہے اور
تینوں جگہ پانی ہی سے مثال دی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سورۂ یونس رکوع ۳۔ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ
أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ الخ

سورۂ حدید رکوع ۳۔ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ
وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ الخ

تعجب ہے کہ اہلسنت کے امام صاحب حافظ تو ضرور ہونگے۔ کیونکہ
ان کے ہاں تو پانچ پانچ سات سات برس کے لڑکے جا بجا
کیسے ہی کند ذہن (بقول اہلسنت) حافظ ہوتے ضرور ہیں۔ لیکن

امام صاحب کو ان کے حافظہ نے سخت دھوکہ دیا کہ انکو یہ بھی یاد نہ رہا
کہ خدا نے قرآن مجید میں زندگانی دنیا کی کے جگہ اور کیا کیا مثال بیان
کی ہے۔ اگر یاد ہوتا تو کبھی ایسی جسارت نہ کرتے۔

مگر یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا نے جو بیان کئی جگہ کرے مگر امام صاحب
کے خیال میں دو تین کیا بلکہ بہت سی مثالیں موجود تھیں لیکن افسوس
تو یہ ہے کہ خدا نے جب مثال بیان کی تو پھر پھر کے پانی ہی کی اور وہ بھی
انما ہی کے ساتھ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اور کسی کو کوئی
دوسری مثال ایسی جامع و مانع ہی نہیں۔ مگر یہ کہا جائے کہ امام صاحب
نے قرآن میں صاف دی ہے تو البتہ میں کچھ نہیں بول سکتا اور یہ کہنا صحیح
ہوگا کہ خدا کو تو سوجھے نہ سوجھے مگر امام صاحب کو تو سوجھے پھر تو معلم الملکوت
سے بالاتر امام صاحب کو معلم اللہ کا خطاب مل جائے گا۔ حالانکہ امام
امام صاحب اہلسنت کہلاتے ہیں۔ لاتے اور مذہب تقلید ہو کر بھی اسلام
کا اختیار کرتے تو اقرار کرتے کہ ایسی عجیب و غریب مثال جو تمام پہلوؤں
سے پوری مطابق ہو وہ سوجھ ہی نہیں سکتی
چنانچہ خود اسی آیت کی تفسیر کے تحت میں اقرار فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں۔
یہاں تو اس مثال کو غریب فرمایا ہے
اور دوسری جگہ یہ غرض حاصل نہ ہونے دیکھکر فرماتے ہیں کہ ایسی مثالیں
بہتیری اور بھی ہیں۔ ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔ یہ تو پہلی
دلیل کا حشر ہوا اب دوسری دلیل کو دیکھئے۔

امام صاحب فرماتے ہیں۔ خدا نے زندگانی دنیا کو لعب و لہو انما کے
ساتھ فرمایا ہے مگر انما کے معنی حصر کے نہیں ہو سکتے کیونکہ لہو و لعب دنیاوی
زندگی کے علاوہ بھی ہوتا ہے۔

اہا ہا سے پڑھا ہے ہم نے بھی قرآن قسم سے قرآں کی
جواب ہی نہیں رکھتی ہے گفتگو تیری

اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کا دنیا میں کھیل تماشے سے جی نہیں بھرا ہے جب ہی تو آخرت میں کھیلنے کی امید رکھتے ہیں۔ حالانکہ دنیا اور آخرت کے علاوہ کوئی تیسری شق نہیں مگر کوئی عالم در بارہ عالم برزخ وغیرہ کو بھی ایک قسم کی زندگی قرار دے مگر یہ بھی معلوم بہشت میں کھیلیں گے یا نہیں اور شاید اسی وجہ سے شیخ سعدی نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کی بہشت سے ہمارے خرافات ہی اچھے ہیں۔ جب ہی تو ایک منچلا شاعر اپنی عالم مستی میں بول اٹھا ہے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

لیکن حیرت تو یہ ہے کہ امام صاحب نے یہاں تو فرمایا کہ انما صرف حصر کے واسطے نہیں ہے مگر خدا نے اس مطلب کو دوسری جگہ یوں ادا فرمایا ہے۔ ما الحیوۃ الدنیا الا لعب ولھو نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر کھیل تماشا، معلوم نہیں امام صاحب اس کی کیا تاویل کریں گے کیا یہاں بھی حصر کے قائل ہوں گے اور کیا خدا کو بھی سمجھائیں گے کہ یہاں بھی بولنا چاہیئے کہ حصر مقصود نہیں ہے۔ مگر بمصداق ... حافظہ نباشد اس آیت کی تفسیر میں بڑے زوروں میں بہت سی دلیلوں سے واضح نے ثابت کیا ہے کہ دنیاوی زندگی کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں۔ چنانچہ ما الحیوۃ الخ کی تفسیر کے تحت میں ان دلیلوں کو لکھنے کے ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۴ ص ۴۲ مطبوعہ مصر مثبت المجموع ھذہ الوجوہ ان اللذات والاحوال الدنیویۃ لعب ولھو ولیس لھا حقیقۃ معتبرۃ۔ ترجمہ ان تمام دلیلوں سے ثابت ہے

کہ دنیاوی حالات ولذات یقیناً کھیل تماشا ہیں اور ان کی کوئی قابل اعتبار حقیقت ہی نہیں ہے۔ واقعی یہ ایسی اور اور تناقض تحقیق ہے کہ جسے سن کر انسان تو انسان یہ بھی عالم وجد میں آ کر یہ شعر پڑھنے لگیں ہے

ابھی تو تیرے بچپن کا حال یہ ہے صنم پامال ایک جہاں ہو جو تو جوانی میں

اس سے لطیف تر سمجھئے کہ خداوند عالم تو بار بار فرما رہا ہے کہ دنیاوی زندگی صرف لہو ولعب ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ لہو ولعب صرف دنیا میں ہوتا ہے آخرت میں نہیں ہوتا۔ مگر امام صاحب علوم الٰہیہ کے عالم ہیں سمجھ گئے آپ نے اس آیت کا دوسرا مطلب سمجھا اور یہ کہ لہو کھیل تماشا دنیا ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے غیر میں بھی ہوتا ہے خدا غضب کا اقرار کرے کہ اسی نے امام صاحب سے قواعد معانی

دریا میں کوزے کو دور پھینک دیا اور کچھ کا کچھ کہنے لگے ہے
سمجھے ایک حرف میں کیا کیا تو سمجھے خدا کرے کوئی

اس سے بڑھ کر مزیدار اور پرلطف ہوا نکتہ سنئے جو شاید کبھی سنا ہو اور ایسا عجیب غریب ہے جسے کوئی عقل تو شاید ہی قبول کرے ملاحظہ ہو آپ ہی تفسیر کبیر کی جلد ۲ صفحہ ۔ مطبوعہ مصر آیۃ انما یامرکم بالسوء والفحشاء وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں دلت الآیۃ علی ان الشیطان لا یامر الا بالقبائح لان اللہ تعالی ذکرہ بکلمۃ انما وھی للحصر ترجمہ۔ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شیطان سوا برائیوں کے دوسرے کام کا حکم دیتا ہی نہیں کیونکہ خدا نے اسے انما کے ساتھ ذکر کیا ہے اور انما حصر کے واسطے

ہے۔

اب کوئی شخص امام صاحب کے ان دونوں فقروں کو ملا کر دیکھے لا تسلموا ان کلمة انما للحصر۔ ہم نہیں مانتے کہ انما حصر کے واسطے ہے) اور وهو للحصر (انما حصر کے واسطے ہے)

اب حضرات ناظرین امام صاحب کی حق گوئی کی داد دیں اور تحسین مرحبا کہیں۔ اس وقت تو امام صاحب کی حالت بقول شخصے شتر مرغ کی سی ہے

گر بگویم بر بگو بید اشترم ور بگویم بر بگو بید طائرم

باقی آئندہ — فرمان علی

اصلاح:- اس تحریر کو اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے اپنی عادت قدیمہ کے خلاف درج اخبار کیا ہے جسکے [illegible] اصلاح کو حوالہ کیا ہے جس پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور [illegible] کیونکہ آج تک آپ نے اپنے خصم کی پوری عبارت نہیں نقل کی تھی جناب مولوی فرمان علی صاحب [illegible] نے جو ایسی تکذیب [illegible] ثابت کی کہ آپ اس تحریر کی اشاعت پر مجبور ہوئے۔ کیونکہ [illegible] میں بہت سے شیعہ اور وہابی بھی [illegible] ہیں ان کو اپنی [illegible] پرچہ پڑھنا پڑا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس تحریر کو بلا تحریف شایع کیا مگر افسوس حضرت اصلاح کو کہاں حاصل ہو سکتی ہے کہ کبھی ایسی اصلاح شایع کریں۔ بہرحال اس تحریر کا توڑ مشکل ہے

اہلحدیث: "شتر مرغ" دشنام دہی کی عادت گئی ہی [illegible] شرسوں کا اسی کی آپ داد چاہتے تھے کہ ہمارے بلکہ کل اسلامی دنیا کے دو بزرگوں کے حق میں [illegible] گوئی کریں۔ پھر ہم ہی سے اس کی اشاعت کرائیں۔ مولوی صاحب (آپ تو [illegible] ہیں) [illegible]

کتب معقول و فلسفہ بھی پڑھاتے ہوں گے کہ جمعہ السید آپ نے نہیں سمجھا۔ صاحب [illegible] ابو جعفر شیعی ہونے کے علامہ میر باقر (شیعہ) کا نام کس [illegible] ادب سے لیتا ہے۔ یاد نہ ہو تو دیکھئے۔ خیر اللجمعة [illegible] افضل المتأخرین۔ نہایت افسوس ہے کہ خلافیات میں [illegible] [illegible] کی عادت ہے اس سے بھی آپ ایک درجہ آگے بڑھ گئے اسی [illegible] رہا کہ آپ با معقول کی طرح برہان سے کام لیں جدل سے کیا مطلب۔ مجھے خوف ہے کہ آپ خفگی میں اصل مضمون نہ چھوڑ دیں اس سے زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ ہاں اگر آپ اجازت دیں تو اتنا عرض کر دوں کہ دنیا [illegible] کے شیعہ مجتہد اور غیر مقلد بھی خلافت علی بلا فصل قرآن مجید سے ثابت [illegible] لا یأتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا [illegible] آپ کی [illegible] ہے مطلب پر آئیے۔ ہم مانتے ہیں کہ [illegible] کے چلئے (اڈیٹر)

اصلاح: [illegible] جس عنوان سے لکھا گیا ہے اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے [illegible] اس مضمون کی اشاعت کو روکنا چاہتے ہیں جس کو آپ [illegible] شروع کر دی۔ دشنام دہی کی عادت [illegible]۔ ہمارے [illegible] اسلامی دنیا کے [illegible] بزرگ [illegible] گوئی کریں پھر ہم سے [illegible] صاف کہا ہے کہ آپ اپنے عوام کو [illegible] لگا رہے ہیں [illegible] اور آپ اس مفید سلسلہ کو ترک کر دیں [illegible] آپ [illegible] کل اسلامی دنیا کے پیر ہیں [illegible] کی شان میں لکھتے ہیں العزیز الخبیر صاحب [illegible] فی الآن [illegible] العقلیات لکنه عری من [illegible] [illegible] الدین [illegible] حیرة [illegible]

الذی یبعث الایمان فی قلوبنا ولہ کتاب السر المکتوم فی مخاطبۃ النجوم
سحر صریح فلعلہ تاب من تالیفہ ان شاء اللہ تعالی

جس سے ظاہر ہے کہ ذہبی امام فخر الدین کو ابھی نہیں جانتے بلکہ فخر لکھتے ہیں۔ ذہبی وغیرہ کا اقرار کرکے لکھتے ہیں علاوہ اخبار و آثار کے میں مسائل اصول میں بڑا بے شکوک وارد کرتے ہیں جن سے حیرت ہوتی ہے دعا کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کے ایمان کو ثابت رکھے۔ ان کی کتاب سر مکتوم نجوم میں کفر صریح ہے۔ شاید اس سے توبہ کیا ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ شیعوں کی ضد میں آج آپ ان کو اپنا بلکہ اہل اسلام کا پیر اور بزرگ بناتے ہیں۔ حالانکہ وہابیوں کو جو عداوت ان لوگوں سے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

فخر رازی کی نسبت تفضیل شیعہ مرجع ہے تو آپ کو یہ ضد کیا ہے مگر اہل البیت اطہار کی عظمت آپ کے نزدیک فخر رازی کے برابر بھی نہیں ایک اخبار (خورشید) ارشعبان لکھتا ہے لیکن وہ فرقہ جس کے ائمہ امام کو اصلی اور دن کو رات کہتے ہوئے تامل نہیں کرتے اور آیہ کریمہ فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون جس میں حضرت موسی کے وقت کے بنی اسرائیل کا ذکر ہے۔ ظلموا کے معنی ظلموا آل محمد کے لیتے ہیں تو ان سے کون سی بات بعید ہے۔ مگر افسوس اہل حدیث پر ایک مسلمان عیب ہے کہ اس شخص نے صرف شیعوں پر نہیں اترا کیا بلکہ خاندان النبی الاطہار کی تمام کمالات کا راست بنانے والا کیا۔

گو ہم کو اس کی کوئی شکایت نہیں۔ کیونکہ جب رسول اللہ آپ کے نزدیک ایک چپراسی سے زیادہ عزت نہیں رکھتے۔ ملاحظہ کیجئے اپنا اخبار

اہل سنت تو پھر ائمہ اطہار کی عظمت آپ کے دل میں کیا ہو سکتی ہے۔ ہر حال اہل حدیث کے نزدیک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا شرک ہے کیونکہ قرآن میں اس طور سے مجموعا کہیں مذکور ہے تو پھر آپ خلافت بلا فصل جناب امیر کو قرآن سے کب مانیں گے۔ اسی لئے تو میں نے ابا عرض کیا کہ آپ ایک مسئلہ بھی قرآن سے ثابت کر دیں تو ویسے ہی آپ کا سے میں خلافت جناب امیر کو ثابت کروں مگر آپ نہیں مانتے اور ہمیشہ اس سے گریز ہی کرتے رہے۔

مگر آپ اگر مسلمان ہوں گے تو قرآنی فیصلہ سے کسی طرح عدول نہ کریں گے لیکن ہم کو یہ بتا دینا ضروری ہے کہ آپ اہل قرآن سے ہیں یا اہل حدیث سے ہیں اور کس مرتبہ پر ہیں۔ کیونکہ اب تو آپ کے فرقہ کے لوگ عام طور سے اہل قرآن بن رہے ہیں اور آپ اس کا پتھر ڈال رہے ہیں ورنہ آپ کی چال سے بھی بدتر ہے۔ (اڈیٹر)

دوسرا مقدمہ لفظ ولی کی تحقیق

عرب کے محاورہ میں ولی جو اسم فاعل یا صفت مشبہ کا صیغہ ہے مختلف موقعوں پر مختلف معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ دوست، مددگار، نگہبان، کسی پر حکومت کرنے والا، مالک، بلا فصل کسی چیز کے بعد ہونے والا۔ بارش کے بعد بارش، آزاد کردہ، غلام، چچازاد بھائی کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے اور حسب تصریح اہل لغت اس کا مصدر تین طرح آیا ہے ولی، ولایہ، ولایہ۔

اخبار اہل حدیث امرتسر جو خاص فرقہ حنفیہ کا ارگن ہے اور جس نے وہابیوں کا جوڑ جوڑ الگ کر دیا۔ مگر افسوس کہ قوم کی ناقدری سے بند ہو گیا۔ اب صرف اہل حدیث امرتسر کافی ہے